59
سلسلہ منبر اللجنة العلمية

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

اعمالِ رمضان اور ان کے فضائل

01 مئی 2020ء 08 رمضان المبارک 1441ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمالِ رمضان اور ان کے فضائل

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❁ روزہ ❁ نماز تراویح ❁ صدقہ وخیرات ❁ شکر ❁ تلاوت قرآن مجید
❁ روزے افطار کروانا ❁ دعا کا اہتمام کرنا ❁ ذکر الٰہی ❁ توبہ واستغفار
❁ اعتکاف کرنا ❁ لیلۃ القدر کی جستجو

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(البقرة : 183﴾

ماہ رمضان المبارک کی آمد ہوچکی ہے، ایمان وعمل کی بہار آچکی ہے، ماہ مبارک ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہم پر سایہ فگن ہے۔ ہر بندۂ مؤمن اپنی اپنی استعداد اور قوت کے مطابق اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہے۔ اور ہر ایک دوسرے سے اعمال میں آگے بڑھنے میں حریص ہے۔ اعمال صالحہ میں یہ مسابقت یقیناً قابل تحسین عمل ہے۔ باری تعالیٰ سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں ماہ رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم ان اعمال کو جاننے کی کوشش کریں گے جن کی بدولت ہمارا ماہ رمضان بہترین انداز میں گزر سکے:

① روزہ رکھنا

اعمالِ رمضان میں سب سے اہم عمل روزہ رکھنا ہے، قرآنِ حکیم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(البقرة: 183)

''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے رکھنا فرض کر دیا گیا ہے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ''

① روزے دار کے لیے دو خوشخبریاں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ

روزے دار کے لیے دو خوشخبریاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری خوشی) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔

صحیح مسلم: ۱۱۵۱

② روزے دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری سے بھی زیادہ محبوب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

صحیح مسلم: ۱۱۵۱

③ روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُرَدُّ دُعَاؤُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران، روزے دار اور مظلوم کی بددعا۔

صحیح۔ مسند احمد: ۱۵/۴۶۳ (۳۷۴۲)

④ روزہ آزمائشوں سے بچاتا ہے:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ

آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس کے بچوں، مال اور اس کے پڑوسی کے سلسلے میں میں، ان آزمائشوں کا کفارہ نماز روزہ اور صدقہ ہے

صحیح البخاری:۱۸۹۵، صحیح مسلم:۱۴۴

⑤ روزِ قیامت روزے کی سفارش:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَيُشَفَّعَانِ

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے (پینے) سے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔قرآن کہے گا۔میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم:۲۰۳۶، شعب الایمان، ح ۱۸۳۹، قال الالبانی: صحیح

⑥ روزہ سے سابقہ گناہوں کی بخشش:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِ يْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه. مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه.

”جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

صحیح البخاری:38

⑦ روزہ آگ سے ڈھال ہے:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ

”روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔“

سنن النسائی: 2230، 2231

⑧روزہ میرے لیے،روزے کا اجر میں خوددوں گا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ، يَقُولُ اللَّهُ: إِلَّا الصَّوْمَ؛ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

’’آدم کے بیٹے کا نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک آگے جتنا اللہ چاہے بڑھایا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گ۔‘‘

سنن ابن ماجہ: 1638

⑨روزے دار کے لیے جنت کا خصوصی دروازہ:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ فِي الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ’’ریان‘‘ ہے،جس سے قیامت کے دن صرف روزے دار داخل ہوں گے،ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا،کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوجائیں گے اور (جنت میں داخل ہوں گے) ان کے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔جب وہ داخل ہوجائیں گے،تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔

صحیح البخاری: ۱۸۹۶، صحیح مسلم: ۱۱۵۲

⑩روزے دار کا اجر:

ماہ رمضان کے فرضی روزے رکھنے والے کا اجر اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا،لیکن جو شخص صرف ایک نفلی روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کیا ثواب دیتے ہیں؟ صرف دو احادیث ملاحظہ فرمائیں:

①ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

وَالأَرْضِ

جس شخص نے جہاد کے دوران میں ایک روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے، جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

سنن الترمذی: ۱۶۲۴ حسن صحیح

② ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے کچھ یوں فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھا، تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کر دیتا ہے۔

صحیح البخاری: ۲۸۴۰، صحیح مسلم: ۱۱۵۳

② نماز تراویح کا اہتمام کرنا

ماہ رمضان میں دوسرا عمل قیام اللیل (یعنی نماز تراویح) ہے۔ یعنی رمضان کی راتوں کو اللہ کی عبادت اور اس کی بارگاہ میں عجز و نیاز کا اظہار کرنا ہے۔

① قیام اللیل عباد الرحمن کی صفت:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمن (رحمن کے بندوں) کی جو صفات بیان فرمائی ہیں، ان میں ایک یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان: ۲۵/۶۳)

''ان کی راتیں اپنے رب کی سامنے قیام و سجود میں گزرتی ہیں''۔

② قیام اللیل سے سابقہ گناہ معاف:

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت (اخلاص) سے، تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔

(صحیح بخاری: ۲۰۰۹، مسلم: ۷۵۹)

③ مضبوط دل اور درست بات کی اہلیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا (المزمل:٦)

''بے شک رات کا اٹھنا دلجمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کرنے والا ہے''۔

④ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ، بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ

''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے''۔

صحیح مسلم:١١٦٣

⑤ نماز تراویح کی ادائیگی سے سلامتی سے جنت کا داخلہ:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

''رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، (تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

سنن ابن ماجہ:١٣٣٤، سنن الترمذی:٢٤٨٥

⑥ نیک لوگوں کا وصف، قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے دور رکھنے اور گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ:

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ لِلإِثْمِ

''رات کا قیام کیا کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، یہ تمہارے لیے اللہ کے قرب کا سبب ہے، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے دور ہونے کا ذریعہ ہے''۔

سنن الترمذی:٣٥٤٩

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد:

رسول مکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بے حد لمبا قیام فرمایا کرتے تھے، صرف ایک روایت سن لیجئے۔ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ کے قدم سوج جاتے۔

ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کرلیا:

لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟

اے اللہ کے رسول! آپ اتنی دیر قیام کیوں فرماتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ وآئندہ تمام گناہ بخش دیئے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا

"کیا میں شکر گزار بندہ بننے کی خواہش اور رغبت نہ کروں؟!

صحیح البخاری: ۴۸۳۷

③ صدقہ وخیرات کرنا

تیسرا عمل صدقہ وخیرات کرنا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی...... اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کے لئے) آپ سے جب جبریل علیہ السلام ملتے، تو آپ کی سخاوت اتنی زیادہ اور اس طرح عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔

(صحیح مسلم: ۲۲۰۸)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔

صدقہ وخیرات کا مطلب ہے، اللہ کی رضا جوئی کے لئے فقراء ومساکین، یتامی وبیوگان اور معاشرے

کے معذور اور بے سہارا اَفراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا۔ بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو غلہ فراہم کرنا، بیماروں کا علاج معالجہ کرنا، یتیموں اور بیواؤوں کی سرپرستی کرنا، معذوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا اور اس طرح کے دیگر افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا۔

① دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلَى، فَاليَدُ العُلْيَا: هِيَ المُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى: هِيَ السَّائِلَةُ

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا خرچ کرنے والے کا ہاتھ ہے اور نیچے مانگنے والے کا۔

صحیح البخاری:1429، صحیح مسلم:1033

② صدقہ کی گئی چیز کا اجر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے:

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لئے وہ چیز سات سو گنا تک بڑھا کر لکھی جاتی ہے۔

سنن النسائی:3186، قال الالبانی: صحیح

③ صدقہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ

صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

سنن ابن ماجہ:3973، قال الالبانی: صحیح

④ مصائب و آلام سے نجات کا ذریعہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا

سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، پس جب تم سورج گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، اللہ کی بڑائی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ کرو۔

صحیح البخاری:1044

⑤ رزق میں برکت اور مال میں اضافے کا سبب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ العِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

ہر روز جس میں بندے صبح کرتے ہیں، دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! مال روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔

صحیح البخاری:1442

⑥ مرنے کے بعد بھی ثواب جاری رہتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے: ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے ③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

صحیح مسلم:1631

⑦ میدان محشر میں سائے کا سبب:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ

ہر آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان (جنت اور جہنم) کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

مسند احمد:29/579(18043)، قال شعیب الارنووط: حدیث صحیح

④ کثرتِ تلاوت

قرآنِ کریم کا نزول رمضانُ المبارک میں ہوا، اس لئے قرآنِ کریم کا رمضان المبارک سے گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہِ مبارک میں نبی اکرم ﷺ جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ کریم کا دور فرمایا کرتے تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین بھی اس ماہ میں کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کا اہتمام کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کے چند فضائل درج ذیل ہیں:

① تلاوت قرآن کا ثواب:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (گویا صرف الم پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں)۔"

سنن الترمذی: ۲۹۱۰، قال الالبانی: صحیح

② قرآن پڑھنے والے کی مثال:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

جو بندہ مومن قرآن مجید پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال مالٹا کی طرح (عرب کے ایک) لذیذ پھل کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی خوب اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ اور وہ بندہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال خشک کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ اور وہ منافق جو قرآن مجید پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (گلاب کے پھول) کی سی ہے کہ

اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا حنظلہ (تمہ) کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بالکل نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

صحیح مسلم:۷۹۷، صحیح البخاری:۵۴۲۷

③ اٹک کر قرآن پڑھنے والے کے لیے دہرا اجر:

عائشہ رضی اللہ عنھا روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ

قرآن مجید کا ماہر معزز و محترم فرشتوں اور معظم و مکرّم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہو لیکن اس میں اٹکتا ہو اور (پڑھنا) اس پر (کند ذہن یا موٹی زبان ہونے کی وجہ سے) مشکل ہو اس کے لئے بھی دوگنا اجر ہے۔

صحیح مسلم:۷۹۸

④ قرآن روزِ قیامت سفارش کرے گا:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ

قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔"

صحیح مسلم:۸۰۴

⑤ روزے افطار کروانا

ماہ رمضان میں جن اعمال میں ہماری رغبت ہونی چاہیے ان میں سے ایک عمل روزے کھلوانا بھی ہے۔

روزہ کھلوانے والے کو رکھنے والے کا ثواب:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

"جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا، تو اس کو بھی روزے دار کی مثل اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ اللہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کرے"

(سنن الترمذی:۸۰۷، صحیح)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

”من فطَّر صائمًا أو جهَّز غازيا فله مثل أجره“

”جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا یا کسی مجاہد کو تیار کیا (سامانِ حرب دے کر) تو اس کے لئے بھی اس کی مثل اجر ہے“۔

(صحیح الترغیب: ۲۸۰۱)

⑥ دعا کا اہتمام کرنا

اس ماہ رمضان میں باقی اعمال کے ساتھ دعا کو بھی شامل کر لینا چاہیے۔ یہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کا تعلق کا بہترین ذریعہ ہے اور انسان جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے، اسی لیے دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

”اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا“۔

① دعا سے بڑھ کر افضل عمل کوئی نہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ

اللہ کے ہاں دعاء سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں۔

سنن ابن ماجہ: ۳۸۲۹، صحیح

② دعا ہی عبادت ہے:

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا عبادت ہی ہے۔

سنن ابی داود: 1479، صحیح

③ دعا نازل شدہ اور آئندہ نازل ہونے والے مصائب سے محفوظ رکھتی ہے:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ

بلاشبہ دعاء نازل شدہ اور آئندہ ناز ہونے والے مصائب و تکالیف سے نفع اور فائدہ پہنچاتی ہے۔
پس اے بندگان خدا دعاء ضرور کیا کرو۔

سنن الترمذی: ۳۵۴۸

④ دعا کے تین فائدے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو، لَيْسَ بِإِثْمٍ وَلَا بِقَطِيعَةِ رَحِمٍ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِحْدَى ثَلَاثٍ : إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا

جو مسلم (مسلمان) دعا کرتا ہے، جس میں گناہ یا قطع رحمی نہیں ہوتی تو اسے تین چیزیں دی جاتی ہیں: ① یا تو اس کی دعا جلدی قبول کر لی جاتی ہے، ② یا اس دعا کو اس کے لئے قیامت کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے، ③ یا اُس سے کسی مصیبت کو ٹال دیا جاتا ہے۔

(الادب المفرد للبخاری: 710 وسندہ حسن)

⑤ دعا والے ہاتھ خالی واپس لوٹاتے ہوئے اللہ کو شرم آتی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

”اللہ تعالیٰ حیادار اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے“۔

(صحیح۔ سنن الترمذی: ۳۵۵۶)

⑥ اگر ساری دنیا بھی اللہ سے مانگنا شروع کر دے۔۔۔!

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں پہناؤں تو تم مجھ سے لباس مانگو تو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں تو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے

بندو تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی ہرگز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو اگر تم سب اولین و آخریں اور جن و انس اس آدمی کے دل کی طرح ہو جاؤ جو سب سے زیادہ تقوی والا ہو تو بھی تم میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر سب اولین اور آخرین اور جن و انس اس ایک آدمی کی طرح ہو جاؤ کہ جو سب سے زیادہ بدکار ہے تو پھر بھی تم میری سلطنت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم سب اولین اور آخرین اور جن اور انس ایک صاف چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر انسان کو جو وہ مجھ سے مانگے عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے۔‘‘

(صحیح مسلم:۲۵۷۷)

لہٰذا ماہ رمضان کی بابرکت ساعات میں اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنی چاہیے تاکہ مقاصد رمضان پایہ تکمیل تک پہنچ سکیں۔

۷ ذکر الٰہی

ماہ رمضان کی برکات کو سمیٹنے کے لیے ذکر الٰہی بہت بڑا عمل ہے۔ذکر الٰہی کے چند فضائل حسب ذیل ہیں:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد:28)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔

۱ ذکر ہی زندگی ہے:

ذکر الٰہی سے ہی انسان کی حقیقی زندگی ہے، بدون ذکر انسان مردہ ہے، چنانچہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الحَيِّ وَالمَيِّتِ

اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا؛ زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔

صحیح البخاری:6407، صحیح مسلم:۷۷۹

۲ ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کا یاد رکھنا:

ارشاد ربانی ہے:

(فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ)سورۃ البقرہ: 152

پس تم مجھے یاد رکھا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میری شکرگزاری کرتے رہو ناشکری مت کرو۔

③ ذکر سب سے بڑا عمل ہے:

ماہ رمضان میں ذکر الٰہی اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ اللہ کا ذکر تمام اعمال سے بڑا ہے، چنانچہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے سب اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے بادشاہ کے ہاں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ بلند ہے اور تمہارے لیے سونا، چاندی صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے اس سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہارا مقابلہ تمہارے دشمن کے ساتھ ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں! (ایسا عمل تو ضرور بتایئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ ہے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

سنن الترمذی: 3377، سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۰ قال الالبانی: صحیح

④ ذکر الٰہی سے دلوں کو حقیقی سکون:

فرمان الٰہی ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(الرعد: 28)

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں، خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔

⑤ ذکر الٰہی سے دعا رد نہیں ہوتی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے شخص کو مستجاب الدعوات قرار دیا ہے:

ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللهُ دُعَاءَهُمُ: الذَّاكِرُ اللهَ كَثِيرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ

تین آدمیوں کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں کرتا، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا، مظلوم اور انصاف کرنے والا حکمران۔

شعب الایمان:6973، صحیح الجامع:3064، قال الالبانی:حسن

⑥ ذکر سے سبقت لے جانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ

مفردون سبقت لے گئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مفردون سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا، وَالذَّاكِرَاتُ

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

صحیح مسلم:2676

⑦ ذکر الٰہی کے ذریعہ عذاب سے نجات:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ

(کوئی بھی) آدمی ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اسے اللہ کے عذاب سے نجات دلانے میں زیادہ موثر ہو۔

مسند احمد:36/396(22079)، صحیح الجامع الصغیر:5644، قال الالبانی:صحیح

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ماہِ رمضان میں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، الغرض! ہر حال میں اللہ کا ذکر کریں۔

⑧ توبہ واستغفار

ہم میں سے کوئی شخص بھی پارسائی کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے، بتقاضائے بشریت ہر شخص سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں، لیکن بہترین انسان وہ ہوتا ہے جو گناہوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل نہیں کہ وہ اس کے گناہوں کو

نیکیوں میں تبدیل فرما دے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورة الفرقان:٧٠)

مگر جو شخص توبہ کرے، نیک اعمال کرے، سو ایسے لوگوں کے برے اعمال کو اللہ تعالیٰ نیک اعمال میں بدل دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی معاف کرنے والا بہت مہربان ہے۔

اور ویسے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

سنن ابن ماجہ: ۴۲۵۰، قال الالبانی: حسن

لہٰذا عزم کیجئے کہ اس ماہ رمضان میں اپنے آپ کو گناہوں سے آزاد کروانا ہے۔ یاد رکھیں جو رمضان کو پا لینے کے بعد بھی توبہ واستغفار کے ذریعے اپنے گناہوں کو معاف نہ کروا سکا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے، چنانچہ صحیح ابن حبان میں ایک روایت ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آمین آمین آمین فرمایا، آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا، مگر وہ مغفرت سے محروم رہا اور جہنم میں چلا گیا، تو ایسے بندے کو اللہ (اپنی رحمت سے) دور فرمائے۔ آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے آمین کہہ دیا۔ (پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دونوں میں سے کوئی ایک موجود ہوں لیکن اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا، پھر مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔ آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے آمین کہہ دیا۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام نے

کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ (ﷺ) پر درود نہ پڑھے، پھر وہ مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔ آپ آمین کہہ دیجئے، سو میں نے آمین کہہ دیا۔

صحیح ابن حبان: 907، صحیح ابن خزیمة: ۱۸۸۸ قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن

مذکورہ حدیث میں اس شخص کے لیے بھی وعید وارد ہوئی ہے جو ماہِ رمضان کو پا لینے کے بعد بھی اپنے آپ کو گناہوں سے پاک نہ کروا سکا۔ اس لیے اپنے گناہوں کو معاف کروانے کے لیے ماہِ رمضان میں کثرت سے توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے۔

⑨ اِعتکاف کرنا

رمضان کی ایک خصوصی عبادت اعتکاف ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ رمضان کے آخری دس دن، رات دن مسجد کے ایک گوشے میں گزارتے اور دنیوی معمولات اور عام تعلقات ختم فرما دیتے۔

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آتا ہے:

يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

رسول اللہ ﷺ ہر رمضان دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے پس جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا''۔

(صحیح بخاری: ۲۰۴۴)

نبی ﷺ اعتکاف بیٹھنے میں اتنی پابندی فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ اعتکاف نہ بیٹھ سکے، تو آپ نے شوال کے آخری دس دن اعتکاف فرمایا۔

(صحیح بخاری)

⑩ لیلۃ القدر کی جستجو کرنا

لیلۃ القدر جس کی یہ فضیلت ہے کہ یہ ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، یہ بھی رمضان کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ اور اسے مخفی رکھنے میں بھی یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ ایک مؤمن اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے پانچوں راتوں میں اللہ کی خوب عبادت کرے۔ نبی ﷺ نے اس کی فضیلت میں بیان فرمایا ہے:

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ القَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

”جس نے شب قدر میں قیام کیا (یعنی اللہ کی عبادت کی) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے“

(صحیح بخاری:۲۰۱۴)

ہزار مہینے ۸۳ سال اور ۴ مہینے بنتے ہیں۔ عام طور پر ایک انسان کو اتنی عمر بھی نہیں ملتی۔ یہ امتِ مسلمہ پر اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اسے اتنی فضیلت والی رات عطا کی۔

نبی ﷺ نے اسے تلاش کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔فرمایا:

إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا - أَوْ أُنْسِيتُهَا -، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ

”مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی، لیکن (اب) اسے بھول گیا (یا مجھے بھلا دیا گیا) پس تم اسے رمضان کے آخری دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو“۔

(صحیح مسلم:۱۱۶۷)

یعنی ان طاق راتوں میں خوب اللہ کی عبادت کرو، تاکہ تم لیلۃ القدر کی فضیلت پا سکو۔

لیلۃ القدر کی خصوصی دعا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے، تو میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

”اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا تجھے پسند ہے، پس تو مجھے معاف فرما دے“۔

سنن ترمذی:۳۵۱۳، صحیح

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416